السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے منہ کو ہندو لےاپنے پستان سے پکڑوا کر فی الفور زید کے منہ کو چھڑوادی اس عرصہ میں زید کو دودھ چوسنے کی نوبت ایک دفعہ یا دو دفعہ شاید ہی ملی ہو۔ آیا اس قدر دودھ کے چوسنے سے ہندو زید کی دودھ ماں 'اور اس کی لڑکی زید کی دودھ بہن ہو سکتی ہے یا نہیں۔ جو حکم شرع کا بیان فرمادیں : بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سبحانک لاعلم لنا الاماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم : صورت مسئول عنہا میں صحیح مذہب کے اعتبار سے ہندو زید کی دودھ ماں شرعی طور پر نہیں ہو سکتی ہے اور نہ اس کی لڑکی زید کے حق میں دودھ بہن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تفسیر فتح البیان میں ہے۔

وامہات الرضاعة مطلق مقید بما ورد فی السنة من کون الرضاعة فی الحولین الافی مثل قصة ارضاع سالم مولی ابی حذیفة' وظاہر القرآن انہ یثبت حکم الرضاع بما یصدق علیہ مسمی الرضاع لغة وشرعا ولکنہ قد ورد تقییدہ بخمس رضعات فی احادیث صحیحة عن جماعة من الصحابہ۔

اور بلوغ المرام میں ہے : وعنہا قالت کان فیما انزل من القران عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فیما یقرا من القرآن ورواہ مسلم۔اور سنن ابی داؤد میں ہے سالم رضی اللہ عنہ میں ہے سالم کے قصے میں : فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ فارضعتہ خمس رضعات وکان بمنزلة ولدہا من الرضاعة فبذلک کانت عائشہ رضی اللہ عنہما تامر نا بنات اخوتہا وبنات اخواتہا ان یرضعن من احیث عائشة ان یراہا ویدخل علیہما وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیہا

اور سبل السلام میں تحت میں حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے ہے : والعمل بحدیث الباب ہذا الاعذر عنہ 'ولذلک اخترنا العمل بہ فیما سلف

اور کشاف القناع معتبر کتاب فقہ حنبلیہ میں ہے : ان یرجع خمس رضعات فصاعداً وہو قول عائشہ وابن مسعود وابن زبیر وغیرہم لام روت عائشہ قالت کان فیما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس رضعات معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک۔رواہ مسلم 'وروي مالک عن الزہري عن عروة عن عائشة عن سہلة بنت سہیل : ارضعی سالما خمس رضعات۔انتہی قولہ یقول کاتب الحروف عفی عنہ : وقع فی الموطا من نسخة المصوري ارضعیہ خمس رضعات یحرم وفی مسند الشافعی : اخبرنا عن ابن شہاب عن عروة بن الزبیر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر سہلة بنت سہیل ان ترضع سالما خمس رضعات فتحرم بہن

اور فتض الباری میں ہے۔ وحدیث الخمس جاء من طرق صحیحة

اور روضة الندریة شرح الدراء البہیة میں ہے : باب الرضاع انما یثبت حکمة بخمس رضعات لحدیث عائشة عند مسلم وغیرہ انہا قلت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن شم بخمس رضعات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہن فیما یقرا من القرآن وللحدیث طرق ثابتة فی الصحیح ولایخافہ حدیث عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتحرم المصة ولا المصنان اخرجہ احمد ومسلم واہل السنن وکذلک حدیث ام الفضل عند مسلم وغیرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لاتحرم الرضعة ولاالرضعتان والمصة والمصتان وفی لفظ : لاتحرم الاملاجة ولا الاملاجتان 'واخرج یحزہ احمد والنسائی والترمذي من حدیث عبداللہ بن الزبیر لان غایة مافی ہذہ الاحادیث منطوقا وہو لایخاف حدیث الخمس الرضعات لانہا تدل علی ان مادون الخمس لایحرم واما معنی ہذہ الاحادیث مفہوماً وہو انہ یحرم مازاد علی الرضعة والرضعتین فمدفوع بحدیث الخمس وہی مشتملة علی زیادة فوجب قبولہا والعمل بہا ولاسیما عند قول من یقول ان بناء الفعل علی المنکر یفید التخصیص

اور صحیح مسلم کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہما کے تحت میں مسلک المختام میں ہے : وور نیل الاوطار نیز ترجیح مفاد حدیث باب کردہ 'وازایرات مخالفین اجوبہ شافیہ گفتہ۔ ومحرر سطور تمام این بحث ورسالہ افادة الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ نوشتہ فلیراجع

اس مقام پر بعض اشخاص کا اعتراض یہی عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت بالا پر اس طرح ہے کہ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں۔ "فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فیما یقرا" حالانکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ نہیں پائے جاتے ہیں۔ سو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ : والنسخ ثلاثة انواع : احدہا ما نسخ حکمة وتلاوتہ 'والثانی ما نسخت تلاوتہ دون حکمة لخمس مرضعات۔وکا شیخ والشیخة اذا زنیا فارجوہما الخ ہکذا فی شرح صحیح مسلم للنواوي وعون المعبود شرح سنن ابی داود للعلامة الفہامة شیخنا عظیم آبادي دام فیضہ

وفی سبل السلام شرح بلوغ المرام : وہذا من نسخ التلاوتہ دون الحکم الخ

وفی الروضة الندیة شرح الدرر البہیة للعلامة البہوبالی المرحوم' ویجوز بقاء الحکم مع نسخ التلاوة کالرجم فی زنا حکمہ باق مع ارتفاع التلاوة فی القرآن

وفی زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم : وغایۃ الامر انہ قرآن نسخ لفظہ وبقی حکمہ فیکون لہ حکم قولہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہا "مما اکتفی بنقلہ احاد وحکمہ ثابت' وہذا مما لا جواب عنہ
وفی حصول المامول من علم الاصول للعلامۃ البھوپالی المرحوم : الرابع ما نسخ حکمہ ورسمہ ونسخ رسم الناسخ وبقی حکمہ کما ثبت فی الصحیح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان فیما انزل انزل عشر رضعات متتابعات یحرم من فنسخ بخمس رضعات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہن فیما یتلی من القرآن قال البیہقی : فالعشر مما نسخ رسمہ وحکمہ والخمس نسخ رسمہ وبقی حکمہ بدلیل ان الصحابۃ حین جمعوا القرآن لم یثبتوہا رسما وحکمہا باق عندہم الخ

خلاصہ ان سب باتوں کا یہ ہے کہ شرعا رضاعت نہیں ثابت ہوتی ہے بدون خمس رضعات معلومہ کے، اب جاننا چاہیے رضعات جمع رضعۃ کی ہے اور محدث لوگ رضعہ سے کون سے معنی مراد لیتے ہیں۔ روضۃ الندیہ میں ہے : والرضعۃ ہی ان یاخذ الصبی الثدي فیمتص منہ ثم یستمر علی ذلک حتی یترکہ باالاختیار لغیر عارضّ

اور نیل الاوطار میں ہے : قولہ الرضعۃ ہی المراۃ من الرضاع کفربہ وجلس واکلمۃ فمتی التقم الصبی الثدي فامتص ثم ترکہ باختیار لغیر عارض کان ذلک رضعۃ

اور کشاف القناع میں ہے : لان الشرع وردبہا مطلقا ولم یحدہا بزمن ولا مقدار فدل علی انہ ردہم الی العرف فاذا ارتضع ثم قطع باختیارہ او قطع علیہ فہی رضعۃ (وایضا فیہ) وان حلب فی اناء خمس حلبات فی خمس اوقات ثم سقی للطفل دفعۃ واحدۃ کانت الرضعۃ واحدۃ اعتبارا الشربہ لہ فان سقاہ جرعۃ بعد اخری متتابعۃ ترضعتہ فی ظاہر قول الخرقی لان المعتبر فی الرضعتہ العرف وہم لا یعدون ہذا ارضعات

اور قریب قریب اسی کے شرح المنتہی فقہ حنبلیہ میں ہے : وفی زاد المعاد لہدي خیر العباد للامام ابن القیم : الرضعتہ فعلۃ من الرضاع فہی مرۃ بلاشک کفر وجلسہ واکلۃ 'فمتی التقم الثدي فامتص منہ مرۃ بلاشک کفربۃ وجلسۃ واکلۃ 'فمتی التقم الثدي فامتص منہ ثم ترکہ باختیارہ من غیر عارض کان ذلک رضعتہ 'لان الشرع ورد بذلک مطلقا فحمل علی العرف والعرف ہذا' والقطع العارض لتنفس اوستراحۃ یسیرہ اولشیٔ یلہیہ ثم یعود عن قریب لا یخرجہ عن کونہ رضعتہ لواحدۃ کما ان الاکل اذا قطع اکلتہ بذلک ثم عاد عن قریب لم یکن ذلک اکلتین بل واحدۃ ہذا مذہب الشافعی رحمۃ اللہ (والیف دیہ) واما مذہب الامام فقال صاحب المغنی اذا قطع قطعاً بینا باختیار کان ذلک رضعتہ فان عاد کان رضعتہ اخریّ

اور سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے : فامتی التقم الصبی الثدي وامتص منہ ثم ترک ذلک باختیارہ من غیر عارض کان ذلک رضعتہ والقطع العارض کنفس واستراحۃ یسیرہ ولشیٔ یلہیہ ثم یعود من قریب لا یخرجہا عن کونہا رضعتہ واحدۃ کما ان الاکل اذا قطع اکلہ بذلک ثم عاد من قریب کان ذلک رضعتہ واحدۃ وہذا مذہب الشافعی وفی تحقیق الرضعتہ بواحدۃ وہو موافق للغۃ' فاذا حصلت خمس رضعات علی ہذہ الصفۃ حرمت۔

اور مسک الختام میں شرح بلوغ المرام میں ہے : حقیقۃ الرضعہ یک بار نوشیدن است مشتق از رضاع ۔ ہمچو ضربۃ از ضرب وجلسۃ از جلس ۔ پس چوں کودک پستان را در دہن گرفتہ وشیر مکیدہ باختیار خود بے عارض بگذاشت ایں یک رضعہ باشد وقطع بعارض مثل تنفس یا استراحت یسیر یا غفلت بچیزے' دعود عنقریب خارج نمی کند واز بون رضعتہ واحدہ چنانکہ آکل اگر اکل را بایں چیزہا قطع کردہ باز خوردن گیر ایں یک اکلہ باشد واین مذہب شافعی است در تحقیق رضعہ واحدہ وایں موافق لغت است ۔ وچوں پنج رضعہ بریں صفت حاصل شود حرام گرداننذ رضیع را۔

خلاصہ ان عبارتوں کا یہ ہے کہ رضعت کے جو معنی محدث لوگ نے بیان کیے ہیں اسی طرح سے جب تک پانچ دفعہ رضعات ثابت نہ ہوں گی ۔ اس وقت تک زید کی ہندہ دودھ ماں نہ ہوگی اور نہ ہندہ لڑکی زید کے لیے حڑام ہوگی بلکہ نکاح درست ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص107

محدث فتویٰ